بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یومِ یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۱۳؍ فتح ۱۳۴۳ھش ۸ شعبان ۱۳۸۴ھ ۱۳ دسمبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۹۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۲؍ دسمبر بوقت سوا نو بجے صبح

کل شام کے وقت حضور کو بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ نیز اعصابی ضعف بھی رہا ۔۔۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز ایسی شے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے

جس گھر میں اس قسم کی نماز ہو گی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہو گا

"ایک ضروری بات یہ ہے کہ تقوے میں ترقی کرو۔ ترقی انسان خود نہیں کر سکتا تھا جب تک ایک جماعت اور ایک اس کا امام نہ ہو۔ اگر انسان میں یہ قوت ہوتی کہ وہ خود بخود ترقی کر سکتا۔ تو پھر انبیاء کی ضرورت نہ تھی۔ تقوے کے لئے ایک ایسے انسان کے پیدا ہونے کی ضرورت ہے، جو صاحب کشش ہو اور بذریعہ دعا کے وہ نفوس کو پاک کرے۔ دیکھو اس قدر حکماء گزرے ہیں کیا کسی نے صالحین کی جماعت بھی بنائی ہرگز نہیں۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ صاحب کشش نہ تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے بنا دی۔ بات یہ ہے کہ جسے خدا تعالیٰ بھیجتا ہے اس کے اندر ایک تریاقی مادہ رکھا ہوا ہوتا ہے۔ پس جو شخص محبت اور اطاعت میں اس کے ساتھ ترقی کرتا ہے تو اس کے تریاقی مادہ کی وجہ سے اس کے گناہ کی زہر دور ہوتی ہے اور فیض کے ترشحات اس پر بھی گرنے لگتے ہیں۔ اس کی نماز معمولی نماز نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ اگر موجودہ ٹکروں والی نماز ہزار برس بھی پڑھی جاوے تو ہرگز فائدہ نہ ہو گا نماز ایسی شے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے۔ اگر طبیعت میں قبض اور بدمزگی ہو تو اس کیلئے بھی دعا ہی کرنی چاہیئے کہ الٰہی تو ہی اسے دور کر اور لذت اور نور نازل فرما۔ جس گھر میں اس قسم کی نماز ہو گی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہو گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر نوحؑ کے وقت میں یہ نماز ہوتی تو وہ قوم کبھی تباہ نہ ہوتی۔ حج بھی انسان کیلئے مشروط ہے۔ روزہ بھی مشروط ہے۔ زکوٰۃ بھی مشروط ہے مگر نماز مشروط نہیں۔ سب ایک سال میں ایک ایک دفعہ ہیں مگر اس کا حکم ہر روز پانچ دفعہ ادا کرنا ہے اس لئے جب تک پوری پوری نماز نہ ہو گی تو وہ برکات بھی نہ ہوں گی جو اس سے حاصل ہوتی ہیں اور اس بیعت کا کچھ فائدہ حاصل ہو گا۔"

(البدر ۲۶؍ اپریل ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲؍ دسمبر۔ کل نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور خطبہ کے طور پر الفضل مورخہ ۹؍ دسمبر میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی متعنا اللہ بطول حیاتہ کا وہ خطبہ جمعہ پڑھ کر سنایا جو حضور نے ۱۰؍ دسمبر ۱۹۴۳ء کو ارشاد فرمایا تھا۔ اس خطبہ میں حضور نے ربوہ کے احباب کو تحریک فرمائی تھی کہ وہ اپنے مکانات کا زیادہ سے زیادہ حصہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی رہائش کے لئے پیش کریں۔ حضور نے اس خطبہ میں بیرونی احباب کو یہ تحریک فرمائی تھی کہ وہ کثرت کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائیں۔ اور اپنے ساتھ غیر از جماعت احباب کو بھی لانے کی کوشش کریں۔

لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری صاحبہ مطلع فرماتی ہیں کہ حسب سابق اس سال بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صنعتی نمائش لگائی جائے گی تمام شہروں کی لجنات کو چاہیئے کہ وہ اس نمائش کو کامیاب بنانے کے لئے ضرور کوئی نہ کوئی چیز ساتھ لائیں۔ اور اپنے سامان کی دو فہرستیں تیار کریں اور ہر چیز کی چٹ پر اپنے شہر کا نام ضرور درج کریں۔ اسی طرح جس سامان کو انہوں نے انعامی مقابلہ کے لئے تیار کیا ہو اس کی الگ فہرست بنائیں۔

مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب بھٹی آف گنری ربوہ میں اعصابی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں احباب انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳؍ دسمبر ۱۹۶۴ء

معیارِ ترقی ——— ہمارا سالانہ جلسہ

(سلسلہ کیلئے دیکھیں الفضل مورخہ ۱۲/۱۲/۶۴)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسی خطبہ میں آگے فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے جو ذومعانی ہے۔ نہ تو ہم اس کے کوئی خاص معنی کر سکتے ہیں اور نہ ہمیں پتہ ہے کہ وہ کب اور کس طرح پورا ہوگا۔ اور وہ الہام ہے "لنگر اٹھا دو" اس لنگر کے لفظ سے اگر کشتیوں والا لنگر مُراد لیا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ باہر نکل جاؤ اور خدا تعالیٰ کے پیغام کو ہر جگہ پھیلاؤ۔ اور اگر لنگر سے ظاہری لنگر خانہ مُراد لیا جائے تو پھر اس کے یہ معنی ہوں گے کہ آنے والوں کی تعداد اتنی بڑھ گئی ہے کہ اب لنگر خانہ کا انتظام نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے لنگر اٹھا دو۔ اور لوگوں سے کہو کہ وہ اپنی رہائش اور خوراک کا خود انتظام کر لیں۔ ان دونوں مفہوموں میں سے ہم کسی مفہوم کو ابھی متعین نہیں کر سکتے اور نہ وقت متعین کر سکتے ہیں کہ ایسا کب ہوگا۔ بہرحال جبتک مہمانوں کو ٹھہرانا انسانی طاقت میں ہے اس وقت تک ہمیں یہی ہدایت ہے کہ "وسع مکانک" تم اپنے مکان بڑھاتے جاؤ اور مہمانوں کے لئے گنجائش نکالو۔ مہمان خانہ اٹھانے کا سوال اس وقت پیش آئے گا جب مہمانوں کی تعداد اس قدر بڑھ جائے گی کہ ان کی خوراک کا سلسلہ کے لئے انتظام کرنا مشکل ہو جائے گا لیکن اگر "لنگر اٹھا دو" کا یہ مطلب نہیں کہ مہمان خانہ اٹھا دو تو پھر اس کے یہ معنی ہیں کہ ساکن ہونا مومن کا کام نہیں۔ تم کشتیاں لو اور غیر ممالک میں پھیل جاؤ۔ بہرحال اس وقت کے لحاظ سے ہم میں اتنی طاقت ہے کہ اگر ہم صحیح قربانی کریں تو ہم ہر سال مہمانوں کو ٹھہرا سکتے ہیں اور ان کے کھانے کا انتظام کر سکتے ہیں۔ اور ایسا کرنے سے ہم پر کوئی ناقابلِ برداشت بوجھ نہیں پڑتا۔ جب وہ زمانہ آئے گا۔ مہمان خانہ جاری رکھنا مشکل ہو جائے گا تو خدا تعالیٰ کی دوسری ہدایت پہنچ جائے گی اور "لنگر اٹھا دو" کے یقینی معنے ہماری سمجھ میں آجائیں گے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۰؍ دسمبر ۱۹۵۴ء)

اس سے ظاہر ہے کہ الہام "لنگر اٹھا دو" کے دونوں میں سے خواہ کوئی معنی لئے جائیں جماعت بہرحال ترقی کرتی چلی جائے گی۔ اگر مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے لنگر خانوں کا انتظام مشکل ہو جائے گا تو یہ اسی وقت ہو سکتا ہے کہ جماعت اتنی بڑھ جائے کہ جلسہ سالانہ پر مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے ہمارے لنگر خانے ان کے کھانے پینے کے لئے خاطر خواہ انتظام نہ کر سکیں اور یہاں لنگر خانوں کی بجائے سینکڑوں ہوٹل اور سرائیں کھل جائیں۔ اور اگر دوسرے معنی لئے جائیں تو اس کے بھی تقریباً یہی معنی ہیں کہ جماعت کی تعداد اتنی بڑھ جائے گی کہ تھوڑی جگہ میں ان کا سمانا مشکل ہو جائے گا اور وہ تبلیغ و اشاعت کے لئے ساری دنیا میں کثرت سے پھیل جائیگی اور یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ سامنے آجائے گا۔

قرآن وسنت کی صحیح تعبیر کون کر سکتا ہے

(سلسلہ کیلئے دیکھیں الفضل مورخہ ۱۱/۱۲/۶۴)

ایک لاہور کے روزنامہ میں جس کو جماعتِ اسلامی کے ادیب اور صحافی کمیونسٹوں کا ترجمان کہتے رہے ہیں حسبِ ذیل خبر معہ اخبار مذکور کے ریمارک کے شائع ہوئی ہے:۔

"جماعتِ اسلامی کے نائب قیم نے شہداد پور میں صدر ایوب کی تقریر پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں "بلاسوچے سمجھے مولانا مودودی جیسی شخصیت کے خلاف پروپیگنڈہ کے وہ پرانے ہتھیار" نہیں آزمانے چاہئیں جو "قادیانیوں اور پرویزیوں نے اپنے کارخانوں میں تیار کئے ہیں"۔"

نائب قیم صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اپنے خلاف بعض ہتھیار خود مولانا مودودی نے اپنے کارخانے موسوم بہ جماعتِ اسلامی لمیٹڈ میں تیار کئے ہیں اور ان جیسی شخصیت کے خلاف یہی ہتھیار کافی ہیں۔"

(امروز مورخہ ۱۰/۱۲/۶۴)

بات یہ ہے کہ اس سے پہلے دوروں میں جماعتِ اسلامی کے یہ دوست قادیانیوں اور پرویزیوں کے ساتھ کمیونسٹوں کو بھی شامل کیا کرتے تھے اب یہ تلوّن مزاجی کے حالیہ دور کا اعجاز ہے کہ ان دوستوں نے کمیونسٹوں کو بخش دیا ہے چنانچہ نعیم صدیقی نے بھی اپنا جو وضاحتی مضمون شہاب میں شائع کیا ہے اس میں بھی کمیونسٹوں کی جاں بخشی کی گئی ہے۔ اب گویا ان کی نظر میں صرف قادیانی اور پرویزی ہی مجرم رہ گئے ہیں جو مودودی صاحب کی دینی قلابازیوں کا بھانڈا پھوڑتے رہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ دَور میں جماعتِ اسلامی کے امیر اور دیگر زعماء کے نزدیک کمیونسٹ اب اتنے دشمنِ اسلام نہیں رہے۔ ملکی سیاست سے واقفکار لوگ اس کی وجہ جانتے ہی ہیں

مومن

اس نقشِ پا کے سجدہ نے کیا کیا کیا ذلیل
میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

سیالکوٹ میں ایک بنیا ہوتے تھے جو بڑے دولتمند تھے۔ یار لوگ انہیں میونسپل انتخابات میں ابھارتے رہتے تھے چنانچہ آخر کار جب متعدد ناکامیاں ہوئیں تو وہ کہا کرتے کہ کوئی دس ہزار بیس ہزار لے لے مگر ممبر بنا دے۔ ممبری کا اقتدار بھی بڑا پیارا ہوتا ہے بنیا جیسا انسان ہزاروں روپیہ خرچ کرنے کو تیار ہو جاتا ہے جو اس نے کوڑی کوڑی بچا کر جمع کر رکھا ہے۔ یہی حال مودودی جماعت کا ہے۔ کمیونسٹ ملحد ہیں تو کیا ہوا ان سے مل کر ملک میں ایسے حالات تو پیدا کئے جا سکتے ہیں کہ جس سے برسرِاقتدار لوگ زچ ہو سکیں۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ ہے اصل بات وہی ہے جو امروز کے مزاح نگار نے کہی کہ جماعتِ اسلامی کے کارخانہ میں تیار کئے ہوئے ہتھیار ہی مودودی صاحب جیسی شخصیت کے برخلاف استعمال کرنے کے لئے کافی ہیں۔

ہم نے ایک گزشتہ اداریہ میں مودودی صاحب کی ایک مثال دی تھی کہ کس طرح آپ آیات کے معنی اپنی ذاتی ضرورت کے ماتحت بدلتے رہتے ہیں۔ مودودی صاحب کی ذہنی الجھن یہ ہے کہ آپ حکومت اور مذہب کو خلط ملط کر دیتے ہیں اور اس الجھن کی وجہ سے آپ نے یہ خود ساختہ نظریہ بنا رکھا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود حکومت قائم کرنا ہے اور چونکہ حکومت کے قیام و استحکام اور ملکی امن قائم رکھنے کے لئے حکومت طاقت استعمال کر سکتی ہے اس لئے آپ طاقت کے استعمال کو مذہب کا لازمہ قرار دے لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ جہاد فی الاسلام میں یہ فرماتے ہیں کہ:۔

"پس جس طرح یہ کہنا غلط ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے لوگوں کو مسلمان بناتا ہے، اسی طرح یہ کہنا بھی غلط ہے کہ اسلام کی اشاعت میں تلوار کا کوئی حصہ نہیں ہے حقیقت ان دونوں کے درمیان ہے، اور وہ یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت میں تبلیغ اور تلوار دونوں کا حصہ ہے جس طرح ہر تہذیب کے قیام میں ہوتا ہے تبلیغ کا کام تخم ریزی ہے اور تلوار کا کام قلبہ رانی پہلے تلوار زمین کو نرم کرتی ہے تاکہ اس میں بیج کو پرورش کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے، پھر تبلیغ بیج ڈال کر آبپاشی کرتی ہے تاکہ وہ پھل حاصل ہو جو اس باغبانی کا مقصود حقیقی ہے۔ ہم کو دنیا کی پوری تاریخ میں کسی ایسی تہذیب کا نشان نہیں ملتا جس کے قیام میں ان دونوں عناصر کا حصہ نہ ہو۔ تہذیب کی کسی خاص شکل کا کیا ذکر ہے خود تہذیب کا قیام ہی اس وقت تک ناممکن ہے جب تک قلبہ رانی اور تخم پاشی کے یہ دونوں عمل اپنا اپنا حصہ ادا نہ کریں۔ کوئی شخص جو انسانی فطرت کا رمز شناس ہے اس حقیقت سے ناآشنا نہیں ہے کہ جماعتوں کی ذہنی و اخلاقی اصلاح کے سلسلہ میں ایک وقت ایسا ضرور آتا ہے جبکہ قلب و روح کو خطاب کرنے سے پہلے جسم وجان کو خطاب کرنا پڑتا ہے۔"

(جہاد فی الاسلام صفحہ ۱۴۲، ۱۴۳)

آپ یہ نہیں سوچ سکتے کہ اسلام نے جو حکومت کے قیام کے لئے تعزیری احکام دئے ہیں اس کا اسلام کے حقیقی منتہائے مقصود کے ساتھ کوئی تعلق نہیں البتہ جب عنانِ حکومت مسلمانوں کے ہاتھ میں ہو تو اس صورت میں حکومت کے لئے جو قوانین اسلام نے دئے ہیں وہ نفاذ پا سکتے ہیں مثلاً اسلام ناحق قتل کی ایک سزا مقرر کرتا ہے۔ اب مسلمانوں کی حکومت میں وہی اور اسی طرح کی سزا دینا واقعی حکومت کا فرض ہے لیکن اس خاص حکم سے نتیجہ نکالنا کہ اسلام اپنی اشاعت کے لئے تلوار بھی استعمال کرتا ہے پرلے درجہ کی کج فہمی ہے۔ اس طرح مودودی صاحب غلط بنیاد رکھ کر اس پر جو دیوار تعمیر کرتے ہیں وہ ثریا تک کج چلی جاتی ہے۔ اور جب اس کج دیوار سے ٹکراتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ نشان

جلسہ سالانہ

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں" (حضرت مسیح موعودؑ)

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

تاریخ احمدیت میں ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء امتیازی حیثیت اور شان کا دن ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دن شرائط بیعت کا اعلان فرماتے ہوئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اور بیعت کے لئے سعید الفطرت اور مخلصین کو دعوت فرمایا۔ اور حسن اتفاق سے اسی دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیدا ہوئے۔ اس حکمت ربانی کے ذریعہ یہ بتلانا مقصود تھا کہ جماعت کی ترقی اور اشاعت میں آپ کے مبارک وجود کا غیر معمولی دخل ہوگا۔ بیعت ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں حضرت صوفی احمد جان صاحب رضؓ کے مکان کے ایک حجرہ میں ہوئی۔ ۱۸۹۰ء کے اختتام پر خدا تعالیٰ نے آپ پر انکشاف فرمایا۔ کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس مسیح پاک کے آنے کی خبر دی تھی وہ آپ ہی ہیں چنانچہ آپ نے دعوئے مسیحیت کے اعلان عام کے لئے ایک مختصر رسالہ فتح اسلام شائع فرمایا۔ اس رسالہ کا شائع ہونا تھا کہ ہر طرف مخالفت کا چرچا ہونے لگا۔ علماء نے طوفان مخالفت بپا کر دیا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اس ساری مخالفت میں پیش پیش تھے۔ علمی لحاظ سے علماء اپنی شکست محسوس کر رہے تھے اور انہوں نے جب دیکھا کہ اس شخص کا مقابلہ آسان نہیں ہے کیونکہ سعید روحیں روزانہ بیعت کر کے آغوش احمدیت میں داخل ہو رہی ہیں۔ اور تائیدات سماوی اور نصرت الٰہی سے جماعت دن بدن ترقی پر ہے۔ تو انہوں نے حضرت بانی احمدیت علیہ السلام کے خلاف کفر کا فتوےٰ لگا دیا۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب مذکور نے ہندوستان کے ایک کونہ سے دوسرے کونہ تک پھر کر تقریباً دوصد مولویوں کے فتاویٰ کفر حاصل کئے۔ ان فتاویٰ تکفیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ایسی زبان استعمال کی گئی کہ کوئی مہذب انسان انہیں برداشت کرنے کو تیار نہیں ہو سکتا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس فتویٰ کی وجہ سے اپنی کامیابی کو دیکھتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا۔

"میں نے ہی اس کو اونچا کیا تھا
اور میں ہی اس کو گراؤں گا"

دعوئے مسیحیت اور بیعت لینے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی صاحب کے تعلقات بہت ہی اچھے تھے۔ اور ان کا یہ خیال تھا کہ مرزا صاحب کی شہرت صرف میرے اس ریویو کی وجہ سے ہوئی ہے جو براہین احمدیہ کی تصنیف پر رسالہ اشاعۃ السنہ میں کیا گیا تھا۔ ان ایام میں احمدیت کی کشتی گرداب میں تھی۔ اور ظاہر بین لوگ یہ گمان کر رہے تھے کہ یہ طوفان مخالفت احمدیت کی کمزور کونپل کو ختم کر دے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر ان مخالفوں پر ہنس رہی تھی اور خدائی وحی نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے پُرشوکت الفاظ میں فرمایا:۔

یتربصون علیک الدوائر
علیھم دائرۃ السوء

یعنی وہ تجھ پر حوادث اور مصائب کے نزول کا انتظار کر رہے ہیں مگر انجام کار مصیبت ان پر ہی نازل ہوگی

دعویٰ مسیحیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زیادہ تر وقت اس مخالفت کو فرو کرنے میں صرف ہوا۔ آپ نے دور دراز مقامات اور شہروں کے سفر اختیار کرکے قلمی اور لسانی رنگ میں کئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا اور ان صبر آزما حالات و مصائب کا مقابلہ کیا۔

ان حالات میں جماعت کی تربیت اور مبایعین کے باہمی تعلقات و روابط کے لئے آپ نے قادیان کی گمنام بستی میں ارشاد الٰہی کی بناء پر سالانہ جلسہ کی بنیاد رکھی۔ چنانچہ پہلا جلسہ ۱۸۹۱ء میں ہوا۔ اور اس کی تاریخیں ۲۷ دسمبر تا ۲۹ دسمبر مقرر فرمائیں۔ جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ قادیان کی مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوا۔ اور اس میں صرف ۷۵ احباب شریک ہوئے۔ اب مخالفت پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی۔ مگر دوسری طرف مبایعین کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ چنانچہ دوسرے جلسہ سالانہ ۱۸۹۲ء میں ۳۲۷ احباب نے شرکت کی۔

(۲)

نصرت الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شامل حال تھی۔ اور آپ کو وحی الٰہی میں تسلی کے لئے بتلایا گیا تھا۔

"وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا"

"میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔"

تاریخ احمدیت کے اوراق اس پیشگوئی کے پورے ہونے پر شہادت ناطق ہیں اس گمنامی کی حالت سے لے کر آج تک یہ پیشگوئی بڑی آب و تاب کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ یہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت و حقانیت کی واضح دلیل ہے۔ آپ نے اس جلسہ کے انعقاد کے وقت ہی اس جلسہ کی اہمیت اور مقبولیت کے متعلق بطور پیشگوئی کے فرمایا تھا۔

"اس جلسہ کو غیر معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

چنانچہ اب اس جلسہ میں ایک لاکھ کے قریب فرزندان احمدیت شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرماتے ہیں۔

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں"

(آسمانی فیصلہ)

"اس جلسہ کی بڑی غرض یہ بھی ہے۔ کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے۔ اور ان کے معلومات دینی وسیع ہوں۔ اور معرفت ترقی پذیر ہو۔"

"اس جلسہ سے اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں۔ اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور وہ زہد اور تقوےٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہمی محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو۔ اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔" (شہادت القرآن)

یہ وہ عظیم الشان اغراض و مقاصد ہیں جن کے احیاء اور تجدید کے لئے اس سالانہ جلسہ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور وہ احباب جماعت بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ جو جلسہ سالانہ میں شریک ہو کر مندرجہ بالا مقاصد کو حاصل کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سالانہ جلسہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے کیا ہی مبارک الفاظ میں دعا فرماتے ہیں

"میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے"

الغرض یہ جلسہ سالانہ روح پرور اجتماع ہے۔ جس کے ذریعہ باہمی تعارف اخوت۔ دعا دینی معلومات میں وسعت ہوتی ہے اور یہ سب سے بڑھ کر تعلق باللہ کے پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اور بلاشبہ یہ جلسہ احمدیت کی روحانی صورت و شوکت کا مظہر ہے۔

نوجوانانِ احمدیت کا بالغ نظر راہنما ——— حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ

مکرم عبد الرشید صاحب غنی ایم۔ ایس سی۔ لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ——— ربوہ

خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کو یہ پیشگوئی شائع فرمائی:۔

"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔۔۔۔ وہ سخت ذہین و فہیم اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا۔۔۔ ۔۔۔۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

اِس عظیم الشان پیشگوئی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مصلح موعود کا ظہور تتمہ ہے مسیح موعودؑ کی بعثت کا۔ وہ کام جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع کیا اس نے ایک تنا ور درخت کی شکل مصلح موعود کے زمانہ میں اختیار کرنی تھی اور اس وقت اس کی شاخیں تمام دنیا میں پھیل جانی تھیں۔ اس پیشگوئی سے ظاہر ہے کہ مصلح موعود اپنی جماعت کی جو کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے کھڑی ہوئی ہے اس طرح تشکیل فرمائے گا کہ اس کا ہر قدم اسلام کی اشاعت اور ترویج کے لئے ہر آن ترقی کی طرف گامزن ہوگا۔ وہ ایسے تربیتی ادارے اور تربیتی تحریکیں قائم فرمائے گا جس کے نتیجے میں اسلام کے دفاع کے لئے ہر وقت اسلامی فوج تیار ہوتی رہے گی۔ وہ اپنے مجاہدوں کو دلائل اور علم کے ایسے ہنر عطا کرے گا کہ جس سے وہ اسلام پر کئے جانے والے ہر اعتراض کا جواب دیں گے اور اسلام کی فوقیت دیگر ادیان پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائیگی۔

سو آج خدا تعالیٰ کا یہ کلام بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا۔ آج حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک کامیاب و کامران قائد کی حیثیت سے اپنی جماعت کو ترقی کی راہ پر گامزن کر چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے عہدِ خلافت کے پچاس سال پورے کرنے کے بعد اکاونویں سال میں قدم رکھ چکے ہیں۔ (خدا تعالیٰ آپ کی صحت اور عمر میں برکت دے آمین) آپ ہی کے عہدِ خلافت میں ایسے نڈر باہمت مستقل مزاج نوجوان مجاہدوں نے جنم لیا جنہوں نے مغربی ممالک کے کلیساؤں میں توحید کی آواز بلند کی۔ جنہوں نے افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں آذانیں دیں۔ نیز آپ نے اپنی جماعت کی تنظیم اس رنگ میں فرمائی کہ کبھی بھی وہ اپنے مقصد کو بھولنے نہ پائے۔ اِس غرض کے لئے آپ نے مختلف تحریکیں قائم فرمائیں۔ جن میں سے ایک تحریک مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام ہے۔

حضور کی دور رس نگاہوں نے اوائل شباب میں ہی اِس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا کہ سلسلہ کی کامیابی کے لئے نوجوانوں کی تربیت اور اصلاح نہایت ہی ضروری ہے۔ اس غرض کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام کے تمام ایک لڑی میں پرو دئے جائیں۔ انہیں ایک ایسا لائحہ عمل دیا جائے جس کی وجہ سے ان کی تربیت اس طریق پر ہو کہ وہ ہر وقت "دین کو دنیا پر مقدم رکھیں"۔ سو اس کے لئے آپ نے چھوٹی عمر میں ہی یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو ایک سہ ماہی رسالہ جس کا نام خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تشحیذ الاذہان رکھا جاری فرمایا۔ اس کے ایڈیٹر کے فرائض جناب نے خود ہی ادا فرمائے۔ یہ رسالہ پہلے سہ ماہی تھا لیکن پھر ماہوار کر دیا گیا۔ (اور یہ رسالہ خدا کے فضل سے اب بھی جاری ہے) اس رسالہ کے اغراض و مقاصد یہ تھے:۔

۱۔ اسلام کا نورانی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرنا ۲۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے وہ نصائح جو گھر میں کئے جاتے ہیں شائع کرنا۔ ۳۔ اسلام اور خصوصاً سلسلہ احمدیہ پر اعتراضات کا تہذیب کے ساتھ رد کرنا ۴۔ مشاہیرِ اسلام کی سوانح عمریاں درج کرنا ۵۔ مسائل شرعیہ کا اندراج تا ناواقف لوگ واقفیت حاصل کریں وغیرہ وغیرہ۔

(تشحیذ الاذہان جلد اوّل ورق ۲)

انہیں اغراض و مقاصد کو جاری رکھنے کی خاطر آپ نے اپنے ایک رؤیا کی بناء پر فروری ۱۹۱۱ء میں "انجمن انصار اللہ" کا قیام حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی اجازت سے فرمایا بلکہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا "میں بھی آپ کے انصار اللہ میں شامل ہوں"۔ اس انجمن نے بھی تبلیغ، تربیت تعلیم قرآن پاک و حدیث، تسبیح و تحمید اور درود شریف بکثرت پڑھنا۔ پنجوقتہ نماز کی پابندی کے علاوہ نوافل، صدقات، خیرات اور خلیفۃ المسیح الاولؓ کی کامل اطاعت کی طرف خاص توجہ دی۔ آپ نے اس کی رکنیت کے لئے یہ شرط رکھی کہ جو بھی اس کا رکن بننا چاہے وہ سات دفعہ استخارہ کرے۔ اگر اس کا دل اس کے بعد اللہ کے تصرف سے اس طرف مائل ہو تو پھر وہ رکن بن سکتا ہے ورنہ نہیں۔ اس انجمن نے تبلیغ کے میدان میں جماعت کی نمایاں خدمت کی۔ چنانچہ اس انجمن نے اپنے خرچ پر حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ کو انگلستان اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور شیخ عبد الرحمٰن صاحب نو مسلم کو بغرضِ تعلیم و تبلیغ مصر بھجوایا۔

اس سے ظاہر ہے کہ شروع سے ہی حضور نوجوانوں کی تربیت کا کس قدر خیال فرماتے تھے۔ اور ان میں کس حد تک تبلیغ کا شوق پیدا کرنا چاہتے تھے۔ آپ یہ چاہتے تھے کہ نوجوان تبلیغ کے میدان میں آگے آئیں اور سیرت کے لحاظ سے وہ صحابہ کرامؓ کے رنگ میں رنگین ہوں۔ چنانچہ ۲۹ر نومبر ۱۹۲۶ء کو آپ نے فرمایا:۔

"ایک اور بات جس کا وعدہ میں بڑے لڑکوں سے لینا چاہتا ہوں اور وہ تہجد کی نماز ہے۔ کیا وہ ایسا کر سکتے ہیں کہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات کو آدھ گھنٹہ پہلے اٹھ کر نفل پڑھ لیا کریں اس میں دوام لازمی ہے۔۔۔۔۔ تہجد کا پڑھنا صرف حضر میں ہوگا۔ سفر میں نہیں ہوگا۔۔۔۔ اگر دوام نہ کرنا ہو تو نام دینے سے نہ نام دینا بہتر ہے۔"

(خالد اپریل ۱۹۵۹ء صفحہ ۳)

اس طرح حضور نے ہر موقعہ پر نوجوانانِ احمدیت کو جگایا اور انہیں ان کی ذمہ داری سے روشناس کرایا۔ اور جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ دیکھا کہ اب ان میں وہ علمی ذہانت، فراست اور قابلیت پیدا ہو چکی ہے جو کہ آپ انجمن تشحیذ الاذہان کے ذریعے پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اور وہ تڑپ تبلیغ کی ان کے دل میں پیدا ہو چکی ہے جو کہ انجمن انصار اللہ اور تحریک جدید کے ذریعے پیدا کرنا چاہتے تھے اور ان میں وہ استقلال، اولو العزمی، ہمت، صبر، خودداری، خود اعتمادی، اطاعت، دیانت صداقت اور قربانی کا وہ جذبہ موجزن ہو چکا ہے جو کہ احمدیہ کور کے قیام کی غرض تھا۔ تو اس وقت یعنی ۴ر فروری ۱۹۳۸ء کو حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ کے نام سے نوجوانانِ احمدیت کی مستقل تنظیم قائم فرمائی۔ نیز اس کے قیام کی اہمیت اور غرض اِن الفاظ میں ارشاد فرمائی:۔

۱۔ "میں نے متواتر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اور وہ اصلاح اس رنگ میں ہو سکتی ہے کہ نوجوانوں کو اس امر کی تلقین کی جائے کہ وہ اپنے اندر ایسی روح پیدا کریں کہ اسلام اور احمدیت کا حقیقی مغز انہیں میسر آجائے۔"

(الفضل ۱۰۔ اپریل ۱۹۳۸ء)

۲۔ میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولادوں کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولادوں کے دلوں میں یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کرے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔ اگر ایک یا دو نسلوں تک ہی یہ تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دے گی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔" (الفضل ۱۷ر فروری ۱۹۳۸ء)

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجلس کے قیام کے بعد اس کو ایسا لائحہ عمل دیا جو ان تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والا تھا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت اور نگرانی فرمائی اور اس کے کاموں کا بڑی دلچسپی سے جائزہ لیتے رہے۔ جب اس مجلس کے قیام کو سات سال کا عرصہ گزرا تو اس کی گزشتہ سات سالہ رپورٹ کارگزاری پر تبصرہ فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"پس خدام الاحمدیہ کو سوچنا چاہیئے کہ انہوں نے اس سات سال کے عرصہ میں ملک کو چھوڑ کر، ضلع کو چھوڑ کر، محلہ کو چھوڑ کر، گھر کو چھوڑ کر اپنے دل میں کیا فرق اور امتیاز پیدا کیا ہے۔"

(فرمودہ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۴۵ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مجلس کو صحیح رنگ میں کام کرنے کی خاطر نہایت قیمتی مشورے دئے اور عملی طور پر ان کی رہنمائی ہر طریق سے فرمائی اور اب بھی باوجود کمزوریٔ طبع اور علالت کے مجلس کے پروگرام میں اسی طرح دلچسپی لیتے ہیں اور بہت ہی قیمتی نصائح سے نوازتے ہیں۔

چنانچہ آپ نے جماعت کو ایک عمدہ رنگ میں تربیت دینے کی خاطر جو تنظیمیں قائم فرمائی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میری غرض انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم سے یہ ہے کہ عمارت کی چاروں دیواروں کو مکمل کر دوں۔ ایک دیوار انصار اللہ ہیں۔ دوسری دیوار خدام الاحمدیہ۔ تیسری دیوار اطفال احمدیہ ہیں۔ اور چوتھی دیوار لجنہ اماء اللہ ہیں۔ اگر یہ چاروں دیواریں ایک دوسری سے علیحدہ ہیں تو یہ لازمی بات ہے کہ عمارت کھڑی نہیں ہو سکے گی۔"

(الفضل ۳۰ر جولائی ۱۹۴۵ء)

ہر احمدی اس امر کا شاہد ہے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ اپنے محبوب رہنما کی قیادت میں کس طرح ترقی کر رہی ہے۔ وہ اب ایک ایسا تربیتی ادارہ بن چکی ہے۔ جہاں نوجوان ٹریننگ حاصل کر کے سلسلہ کے کاموں کے لئے مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ اس مجلس کی کامیابی کا سہرا رہتی دنیا تک ہمارے پیارے آقا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے سر پر رہے گا۔ جنہوں نے نوجوانوں کو کامیاب زندگی سے ہمکنار کرنے کے لئے اس تنظیم سے وابستہ کیا۔ اور اُن کی صحیح تربیت فرمائی۔

انہوں نے حوادثِ زمانہ کا خود مقابلہ کیا دشمنوں کے تیر اپنے سینے پر لئے۔ لیکن اپنی جماعت کے نونہالوں پر آنچ نہ آنے دی۔ اُن کے آرام اور تربیت کی خاطر اپنے آرام کو بھول گئے۔ رات دن اگر لگن تھی تو یہی تھی۔ کہ ایسا انتظام ہو جائے۔ جس کے ذریعے آئندہ نسلیں اسلام کی خدمت کے لئے تیار ہوتی چلی جائیں۔ اور نوجوان احمدیت اُس امانت کو جو کہ انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کے سینے سے حاصل کی وہ اپنی نسلوں میں اسی طرح منتقل کرتے رہیں۔ جیسا کہ ان کے آباؤ اجداد نے ان کی طرف منتقل کی۔ یہاں تک کہ وہ وقت آئے۔ جبکہ دنیا میں صرف ایک ہی مذہب ہو اور وہ اسلام ہو

یہ نوجوانِ احمدیت کی خوش بختی ہے۔ کہ انہوں نے مصلح موعود کے وقت کو پایا۔ اور اپنی کوششوں کو اپنے پیارے رہنما کی زیرِ نگرانی جاری رکھا۔ آج نوجوانانِ احمدیت نہائت تذلل، انکساری اور عاجزی کے ساتھ اپنے شافی و مالک خدا سے اس کے نام کا واسطہ دیکر عرض کرتے ہیں۔ کہ اے شافی و قادر و مطلق خدا!!! تو ہمارے اس محبوب رہنما کی صحت اور عمر میں برکت دے۔ تاکہ ہم اسی کی زیر نگرانی کام کرتے ہوئے۔ تیرے دین کے جھنڈے کو ایک دفعہ پھر اسی شان سے اکنافِ عالم میں لہرا دیں۔ جس شان سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لہرایا گیا تھا۔ (آمین اللھم آمین)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہر وقت دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ تا دنیائی آفات سے بچے رہو۔ ایمان سلامت رہے اور رضوانِ الٰہی حاصل ہو۔"

(البلاغ المبین ص۱۷)

ہماری والدہ صاحبہ مرحومہ

مکرم سردار رحمت اللہ صاحب ابن محترم ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر مرحوم

ہماری والدہ محترمہ اہلیہ حضرت ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر مرحوم ۲؍دسمبر ۱۹۶۲ء بروز بدھ سات بجے شام وفات پا کر ۷۶ سال کی عمر میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملی ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جان فدا کر

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خاص اجازت سے آپ کو قطعہ خاص صحابہ میں دفن کیا گیا۔

مرحومہ نہایت نیک متقی۔ پرہیز گار۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت اور بڑی عقیدت رکھتی تھیں۔ ۱۹۰۳ء میں جب آپ کی شادی ہوئی اور آپ کو جہلم سے قادیان بیاہ کر لایا گیا تو کافی عرصہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر گول کمرہ میں رہنے کا شرف حاصل رہا۔ جہاں پر آپ کو حضرت ام المومنین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کا بھی کافی موقعہ ملتا رہا۔

۱۹۰۵ء میں شدید زلزلے کے ایام میں جبکہ حضور نے بمع خاندان اور خدام کے باہر باغ میں کئی دن قیام فرمایا۔ تو حضرت والد صاحب اور والدہ صاحبہ بھی حضور کے ساتھ ہی باغ میں رہے۔ انہیں دنوں جب ہمارے سب سے بڑے بھائی ڈاکٹر احسان علی صاحب کی پیدائش کا وقت قریب آیا تو حضور نے والد صاحب سے فرمایا کہ آپ اپنی اہلیہ صاحبہ کو اب شہر میں گھر لے جائیں۔ چنانچہ بھائی صاحب کی پیدائش انہیں دنوں میں ہوئی تھی۔ اور اُن کا نام حضور ہی نے فیض علی کے وزن پر احسان علی رکھا۔ اور فرمایا کہ علی خدا تعالےٰ کا بھی نام ہے۔ حضرت ام المومنینؓ کو والدہ صاحبہ سے خاص انس اور محبت تھی۔ آپ ہمیشہ ان سے نہایت شفقت اور پیار سے پیش آتی تھیں اور انہیں اپنے پاس بٹھاتی تھیں۔ حضرت ام ناصر احمد صاحبہ مرحومہ رضی اللہ عنہا تو ان کی ابتداء سے ہمشیرہ بنی ہوئی تھیں۔ انہوں نے پرانے رواج کے مطابق ایک دوسرے کے دوپٹے تبدیل کئے ہوئے تھے۔ اور ساری عمر ان کا آپس میں بہنوں کی طرح میل ملاپ رہا۔ حضرت ام ناصر احمد صاحبہ والدہ صاحبہ کو ہمیشہ بہن جی کہہ کر پکارا کرتی تھیں اور اسی وجہ سے خاندان کے دیگر افراد بڑے چھوٹے سبھی والدہ صاحبہ مرحومہ کو بہن جی ہی کہا کرتے تھے۔ مرحومہ کے ہم سات بیٹے۔ ڈاکٹر احسان علی صاحب۔ خاکسار۔ سردار عبد الرحمٰن۔ سردار عبد المنان۔ سردار عبد السلام۔ سردار عبد الحمید۔ سردار عبد الرشید اور دو لڑکیاں حمیدہ صابرہ اور امۃ الحفیظ ہیں۔ ان کے علاوہ ماشاء اللہ ۶۲ پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اور ۲۴ پڑپوتے، پڑنواسیاں یادگار ہیں۔ ہمارے اس صدمہ جانکاہ میں تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب نے فرداً فرداً ہمارے غریب خانہ پر تشریف لا کر ہمارے غمگین دلوں کو ڈھارس دی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کو جزائے خیر دے۔ آمین ثم آمین

اور دعا ہے کہ خداوند کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ آمین۔

دُعائے مغفرت

ہمارے مخلص دوست مکرم مہر محمد یار صاحب نمبر دار بعمر ۶۶ سال مورخہ ۲؍دسمبر ۱۹۶۲ء کی شب ۱۱ بجے اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار ناصر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ باگڑ تحصیل کبیر والا۔ ضلع ملتان)

جماعتہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ کے لئے اطلاع

جماعتہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ کے ضلع وار نظام کا اجلاس مورخہ ۲۷ ۱۲/۶۲ بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جس میں پریذیڈنٹ صاحبان و امراء صاحبان کی اور ان کے علاوہ مقامی عہدیداران کی شمولیت نہایت ضروری ہے۔

(عطاء اللہ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ)

مسجد کا سنگِ بنیاد

اللہ تعالےٰ کے فضل سے پختہ مسجد جماعت احمدیہ چک ۱۷۰-A ٹی-ڈی-اے کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں مسجد کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے

(چوہدری محمد اسحٰق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۷۰-A T.D.A ضلع مظفر گڑھ)

ولادت

● مورخہ ۳ ۹/۶۲ کو میرے لڑکے رشید احمد صابر کے گھر بفضل تعالےٰ دوسرا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ نام مشہود احمد رکھا گیا ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اس بچہ کے وجود کو ہمارے لئے اور جماعت کے لئے مفید وجود بنا دے۔ آمین

(روشن دین زرگر اوکاڑہ۔ چونیاں کلاں)

● اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے میرے لڑکے عزیزم رشید احمد بی اے کو مورخہ ۹ ۱۲/۶۲ پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔

نومولود چوہدری خیر دین صاحب بٹ آف نارووال کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(خاکسار مجید احمد۔ گورنمنٹ مینٹل ہسپتال لاہور)

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا مسمی نور محمد بعمر تقریباً ۲۲/۲۳ سال کہ عرصہ ۵/۶ ماہ سے لاپتہ ہے وہ لائل پور سمندری ٹرانسپورٹ میں کام کرتا رہا ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو اطلاع دیں۔

(حکیم احمد الدین و بشیر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سیدوالہ)

درخواستہائے دُعا

● مکرم مولوی عبد الغفور صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ڈپٹی کمشنر مردان تقریباً دو ہفتوں سے بعارضہ قلب بیمار ہیں اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں۔

(شمس الدین امیر جماعتہائے احمدیہ پشاور ڈویژن)

● نوابزادہ محمد الدین خان صاحب بعض خانگی پریشانیوں میں شدید طور پر مبتلا ہیں۔

(چراغ دین مربی پشاور)

● میرے بڑے تایا جان حکیم نور علی صاحب محلہ حلقہ سول لائنز لاہور۔ عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ (طارق احمد دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

دفتر وائس چیئرمین، ویسٹ پاکستان ریلوے بورڈ لاہور

نوٹس

والٹن ٹریننگ سکول پی۔ ڈبلیو۔ آر لاہور چھاؤنی میں پرمانینٹ وے انسپکٹروں کی بطور اپرنٹس ٹریننگ میں داخلہ کے لئے مغربی پاکستان کی شہریت کے حامل امیدواروں سے۔ خواہشمند امیدواروں کے قریب ترین دفتر روزگار کی وساطت سے مورخہ ۵ جنوری ۱۹۶۵ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔

اسامیوں کی تعداد ۱۵ ہے۔ جن میں سے ایک فی صد اور ۳۳ فی صد اسامیاں بالترتیب (۱) شیڈولڈ کاسٹس (۲) ریلوے ملازمین (ملازمت میں ہوں۔ ریٹائر ہو چکے ہوں یا وفات پا چکے ہوں) کے لڑکوں، پوتوں، نواسوں اور زیر کفالت بھائیوں (جبکہ باپ فوت ہو چکا ہو) کیلئے مخصوص ہیں۔ آئٹم (۲) کے تحت ۳۳ فی صد مخصوص اسامیوں کی مد میں آنے والے امیدواروں کو اپنی درخواستوں کے ہمراہ درج ذیل دستاویزات منسلک کرنا ہونگی۔

(۱) اس بات کا ثبوت کہ امیدوار کا والد، دادا یا بھائی مستقل / کنفرمڈ ریلوے ملازم تھا / ہے زیر کفالت بھائی ہونے کی صورت میں اس بات کا واضح ثبوت کہ امیدوار کا والد اب زندہ نہیں۔ اب وہ مکمل طور پر اپنے بھائی کی کفالت میں ہے۔

(۲) اس صورت میں جبکہ امیدوار کا والد / دادا اب ریلوے ملازمت میں نہیں تو اس بات کا واضح ثبوت کہ (۱) اُسے ڈسپلنری اور اپیل رولز کے تحت برطرف نہیں کیا گیا تھا یا ریلوے ملازمت سے نکالا نہیں گیا تھا (ب) اُس نے پراویڈنٹ فنڈ کی مد میں گریچوٹی یا خصوصی امداد حاصل کی تھی۔

۲۔ بھرتی صرف قریب ترین دفتر روزگار کی وساطت سے کی جائے گی۔

۳۔ **قابلیت:** ا۔ تعلیمی قابلیت:۔ کسی مسلمہ یونیورسٹی سے میٹریکولیٹ سرٹیفکیٹ یا اسکے مساوی امتحان۔ مغربی پاکستان کے قبائلی علاقوں بشمول سابقہ ریاستوں کے امیدواروں اور ریلوے ملازمین کے لڑکوں، پوتوں، زیر کفالت بھائیوں کیلئے تھرڈ ڈویژن کی رعایت ہو سکتی ہے۔

ب۔ ٹیکنیکل:۔ درج ذیل میں سے کوئی ایک

(۱) گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول سے بی گریڈ اوورسیر کا سرٹیفکیٹ۔

(۲) مشرقی اور مغربی پاکستان میں گورنمنٹ پولیٹیکنک اداروں سے اوورسیر کورس میں ڈپلومہ رکھنے والے امیدواران۔

۴۔ **عمر:**۔ ۵ جنوری ۱۹۶۵ء کو ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان۔

۵۔ **تنخواہ وغیرہ:**۔ منتخب امیدواروں کو اس ۱۶ ماہ کی ٹریننگ کا کچھ حصہ والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں اور کچھ حصہ کھلی ریلوے لائن پر گزارنا ہوگا۔ اس کے دوران انہیں گزارہ الاؤنس کے طور پر بالترتیب -/۱۲۰ روپے ماہوار اور -/۱۳۰ روپے ماہوار پہلے ایک سال اور اپرنٹس شپ کے آخری ۴ ماہ کے لئے دیئے جائیں گے۔ اپرنٹس شپ کی کامیاب تکمیل پر وہ اے ڈبلیو آئی کے طور پر ۱۷۵-۱۰-۲۱۵-۱۵-۳۵۰ روپے کے سکیل میں عارضی طور پر ۱۷۵ روپے ماہوار پر تقرری کے اہل ہونگے۔

۶۔ **درخواستوں کی ترسیل** درخواستیں مقررہ فارموں پر جو کہ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے سٹیشنوں سے -/۱ روپیہ فی فارم کے عوض دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ان پر درج شدہ ہدایات کے مطابق قریب ترین دفتر روزگار کی وساطت سے بمعہ نقول اسناد اور سرکاری / ریلوے سے ملازم ہونے کی صورت میں ان کے معزز سربراہان محکمہ کی وساطت سے بمع نقول اسناد اور سرکاری / ریلوے ملازم ہونے کی صورت میں وائس چیئرمین (پرسانل) پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو اسکے دفتر میں ۵ جنوری ۱۹۶۵ء تک پہنچ جانا چاہئیں۔ اس کے بعد کی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔

۷۔ **خصوصی مراعات** (۱) شیڈولڈ کاسٹس (۲) آزاد کشمیر، گلگت ایجنسی، بلتستان یا وہ جو جموں اور کشمیر ریاستوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور متذکرہ علاقوں میں یا پاکستان کے کسی اور حصہ میں ہجرت کر چکے ہوں کے لئے

ا۔ درخواست فارم کی قیمت -/۱ روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے

ب۔ عمر کی شرائط میں یہ گنجائش کی رعایت ان امیدواروں کو بھی ہو گی جو مغربی پاکستان کے ضلع ڈیرہ غازی خاں سے تعلق رکھتے ہوں۔

۸۔ انٹرویو کیلئے بلائے جانے والے امیدواروں کو یومیہ۔ خرچ یا سفر خرچ نہیں دیا جائے گا۔

۹۔ امیدواروں کا انتخاب لاہور میں ہوگا

۱۰۔ سلیکشن بورڈ کے منتخب امیدواروں کو مقررہ میڈیکل ٹیسٹ بھی پاس کرنا ہوگا۔

۱۱۔ کسی صورت میں بھی کی گئی سفارش نا اہلی تصور ہوگی۔

برائے وائس چیئرمین (پرسانل)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسم گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

۳۱۷۔ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب شاہدرہ ٹاؤن منجانب اہلیہ سردار بیگم صاحبہ مرحومہ .... ۳۰۰ روپے

۳۱۸۔ " ملک فیض محمد صاحب جالکے چیمہ ضلع سیالکوٹ منجانب والدین۔ .... ۳۰۰ "

۳۱۹۔ " سید محمد یحییٰ صاحب خضر لاہور چھاؤنی۔ .... ۳۰۰ "

۳۲۰۔ " میجر عبدالقادر خان صاحب لاہور چھاؤنی۔ .... ۳۰۰ "

۳۲۱۔ " چوہدری غلام رسول صاحب گوٹھ غلام رسول ضلع تھرپارکر (سندھ)۔ .... ۳۰۰ "

۳۲۲۔ " محترمہ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار محمد شفیع صاحب لاہور چھاؤنی۔ .... ۳۰۰ "

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

ملفوظات

جلد پنجم

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبہ جو جماعت کی تمدنی اور روحانی ترقی کے لئے مفید اور تربیت اولاد کا بہترین ذریعہ ہیں۔ یہ خزانہ علم و عرفان۔

جلسہ سالانہ پر طلب فرمائیں

فصل الخطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف جو ردِّ عیسائیت کے مبسوط دلائل پر مشتمل ہے اور امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ ہدیہ۔ فی نسخہ سات روپے۔ (۷.۰۰)

فضائل القرآن

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ کی چھ تقریروں کا مجموعہ جو قرآن مجید کے فضائل سے متعلق پر معارف اور پر حکمت مضامین پر مشتمل ہے۔

ہدیہ۔ علاوہ محصول ڈاک آٹھ روپے صرف

ملنے کا پتہ:۔ **الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ**

زرد جام عشق

ایک بے مثل اور لاثانی دوا۔ ۱۴.۰۰ روپے

طلاء اکسیر

زندگی اور حرارت کا چشمہ۔ ۲.۰۰ روپے

فولادی گولیاں

بہترین مقوی اعصاب دوا۔ ۵.۰۰ روپے

حب جواہر مہرہ

قلب و دماغ اور روح کا ہمسفر ساتھی۔ سو گولیاں ۳۰.۰۰ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اکسیر اپھارہ

شفتل اور برسیم سے ہونیوالے جانوروں کے مہلک اپھارہ کو بفضلہ تعالیٰ منٹوں میں دور کرتا ہے۔ فی پیکٹ ۱.۷۵ - دو درجن یا زائد پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی

لاہور کیمیکل ڈسٹری بیوٹرز: ٹائم اینڈ ٹائیڈ کمرشل بلڈنگ دی مال

ربوہ کیمیکل ڈسٹری بیوٹرز: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینجر الفضل۔ ربوہ

سے خط و کتابت کریں۔ (مینجر)

تاریخ احمدیت خلافت ثانیہ کے عہد مبارک کے اسلامی اور تنظیمی کارناموں کی تفصیل نایاب و غیر مطبوعہ تصاویر کا مرقع اور دستاویزات کا ایمان افروز مجموعہ۔ قیمت صرف ساڑھے آٹھ روپے (ادارۃ المصنفین ربوہ)

THE
ORIENTAL & RELIGIOUS
Publishing Corporation Ltd., Rabwah, West Pakistan.

1. The Holy Quran with English Translation. 10.00
2. The Holy Quran with German Translation. 20.00
3. The Holy Quran with English Translation and Commentary
   Vol. I. Part I 20.00 Part II Under Print
   Vol. II. Part I. (Para 11 to 15) 12.00
4. Do Do Do Do Vol. II. Part II. (Para 16 to 25) 22.00
5. Do Do Do Do Vol. III. (Para 26 to 30) 15.00

Writings of
HAZRAT MIRZA GHULAM AHMAD
The Promised Messiah
(Founder of the Ahmadiyya Movement in Islam)

6. The Philosophy of the Teachings of Islam. Under Print ... Rs. 6.00
7. Our Teaching. 0.62
8. The Need of the Divine Leader ... Under Print
9. Favours of the Beneficent 2.50
10. The Will. 0.62
11. A Review of Christianity. 0.31
12. حمامة البشرى (عربی) 2.00
13. تحفة بغداد (,,) 0.50
14. الاستفتاء (,,) 1.50
15. التعليم (,,) 0.31
16. مکتوب احمد (,,) 2.00

Writings of
HAZRAT MIRZA BASHIR-UD-DIN MAHMUD AHMAD
Second Successor of the Promised Messiah
(Head of the Ahmadiyya Movement in Islam)

17. The Real Revolution 1.50
18. Why I believe in Islam? 0.20
19. What is Ahmadiyyat? 1.00
20. Muhammad, the Liberator of women 0.25
21. لماذا اعتقد بالاسلام 0.20
22. The Economic Structure of Islamic Society Bound 2.50 Unbound 1.75
23. Ahmadiyya Movement. (,,) 1.75
24. Ahmadiyyat or the True Islam 8.00

Writings of
HAZRAT MIRZA BASHIR AHMAD M.A.

25. Durr-i-Maknun (Some Hidden Pearls) 1.75
26. Forty Gems of Beauty. (چالیس جواہر پارے) 2.50
27. Two Pillars of Spirituality. 0.31
28. Islam and Communism. 0.62
29. Mirror of Charm and Beauty, (ترجمہ آئینہ جمال) 1.25

Books by Other Writers

30. The Preaching of Islam *by Vakil-ul-Tabshir Tahrik-i-Jadid* ... 0.50
31. Ahmadiyyat in the Far East ,, ,, ... 1.50
32. Two Addresses ,, ,, ... 1.50
33. Arabic the Source of All the Languages............
34. مصور رسالہ تحریک جدید انگریزی بمع فوٹو ... 3.00
35. Attitude of Islam towards Communism ... Bound 1.00
    by Maulvi Abdur Rahim Dard M.A. ... Unbound 0.75
36. Where Did Jesus Die? *by J. D. Shams* 2.00
37. The Cairo Debate Muslim Vs Christian *by Maulana Abdul Ata* ... 1.25
38. A Western Woman's Views on Islam. ... 0.19
    by Mary Peart
39. An Interpretation of Islam *by Veccia Vaglieri* ... 1.25
40. Primer of Islam Part I, II, III, Book II *by Ch. Muhammad Sharif*
41. The Existence of God *by Maulana Abdul Karim* 0.31
42. Abdul Talks to A Pastor *by Noor Muhammad Naseem Safi* ... 0.12

دوستوں کی اطلاع کے لئے

اعلان کیا جاتا ہے کہ تفسیر القرآن انگریزی کی پہلی جلد کا پہلا حصہ دوبارہ شائع ہو گیا ہے الحمد للہ دوسرا حصہ بھی جلد شائع ہو جائے گا انگریزی اور عربی کتب کی فہرست درج کر دی گئی ہے پاکستان کے دوست باآسانی اپنی ضرورت کی کتب ہم سے خرید سکتے ہیں۔ اسی طرح غیر ممالک کے دوست بھی ہمارے ذریعے کتب منگوا سکتے ہیں کیونکہ ہم بذریعہ بنک باہر کے ممالک کو کتب ایکسپورٹ کرنے کا انتظام رکھتے ہیں سو اس اعلان کے ذریعہ دوست مطلع رہیں اور ہماری خدمات حاصل فرمائیں۔ فہرست انگریزی اور اردو کتب طلب فرمائیں

مینیجر
دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ
گول بازار۔ ربوہ۔ پاکستان

ہمدردِ دنسواں (دافع اکی گوبیلا) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

جلسہ سالانہ پر آنے والے دوستوں کے لئے ضروری ہدایات

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر امور عامہ - صدر انجمن احمدیہ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب کرام جلسہ سالانہ پر آنے کے لئے تیاریوں میں مصروف ہوں گے اس موقعہ پر جہاں مخلصین جماعت جوق در جوق تشریف لاتے ہیں وہاں چند شرپسند اور ناپسندیدہ لوگ بھی آجاتے ہیں اس لئے اگر احباب مندرجہ ذیل ہدایات کو پیشِ نظر رکھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ سفر میں آنے وقت اور واپسی کے وقت کسی قسم کی تکلیف یا نقصان کا اندیشہ نہیں رہے گا۔

۱- احباب اپنے ہمراہ وہی سامان رکھیں جو سردی سے بچنے کے لئے ضروری ہو اور سفر میں آرام مہیا کر سکے غیر ضروری کپڑے اور قیمتی زیورات وغیرہ اپنے ہمراہ لانے سے اجتناب کریں۔

۲- اپنے بندھے ہوئے سامان کے ہر نگ پر اپنے نام اور مکمل پتہ کی چٹیں گوند سے چسپاں کر دیں۔ ان پر اپنا مکمل پتہ لکھا ہو اور ربوہ آکر جہاں ٹھہرنا ہو وہ بھی تحریر کیا جائے۔

۳- تمام جماعتوں کے دوست اکٹھے ہو کر آنے کی کوشش فرمائیں اس سے سفر میں سہولت رہتی ہے۔

۴- گاڑی پر سوار ہوتے اور اترتے وقت جلدی نہ کریں۔ بلکہ پورے اطمینان کے ساتھ گاڑی پر سامان رکھیں اور اتاریں اور تمام راستہ اپنے سامان پر نگاہ رکھیں

۵- چھوٹے بچوں کو قیمتی زیورات یا مصنوعی زیورات نہ پہنائیں۔

۶- چھوٹے بچہ کو جو اپنے والدین کا نام اور پتہ نہ بتا سکتا ہو ادھر ادھر نہ گھومنے دیں اور اس کا نام مع مکمل پتہ کے تحریر کرکے اس کی جیب میں رکھ دیں یا اس کے بازو پر باندھیں۔

۷- اسٹیشن یا اڈہ بس پر اترتے وقت صرف انہی قلیوں سے سامان اٹھوائیں جن کے پاس ناظم صاحب استقبال کے نمبر ہوں۔ سامان اٹھواتے وقت ان سے نمبر دریافت کرلیں اور پھر بھی انھیں آنکھ سے اوجھل نہ ہونے دیں۔ سامان اتروا کر پوری تسلی کرنے کے بعد مزدوری دیں۔ اگر اسٹیشن یا اڈہ لاری پر کسی قسم کی دقت پیش آئے تو عملہ استقبال کو فوری اطلاع دیں۔

۸- آپ کسی قیام گاہ میں ٹھہریں یا اپنے عزیز کے ہاں۔ جلسہ گاہ یا کسی اور جگہ جاتے وقت اپنے سامان کی حفاظت کا انتظام کرکے جاویں۔ اور قیام گاہوں کے منتظمین کو اطلاع دے کر جایا کریں۔

۹- جلسہ گاہ سے نکلتے وقت یا کسی ایسے دوسرے موقعہ پر جہاں بھیڑ ہو جلد بازی سے کام نہ لیں اور تیزی سے نکلنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ پورے اطمینان اور وقار سے چلیں۔ اگر ایسے موقعوں پر آپ ہجوم کریں گے اور جلد بازی سے کام لیں گے تو جیب تراشی یا اس قماش کے دوسرے لوگ آپ کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

۱۰- مستورات سفر میں بھی اور راہ چلتے وقت بھی پردے کا خاص طور پر خیال رکھیں اسی طرح ربوہ کی ملحقہ پہاڑیوں پر چڑھنے کی کوشش نہ کریں۔

۱۱- اگر کوئی شخص راستہ میں جلسہ کے ایام میں لڑائی جھگڑا کرنے کی کوشش کرے تو اس کے ساتھ الجھنے کی بجائے اسے نہایت نرمی سے سمجھا دیں کہ یہ مناسب نہیں۔

۱۲- دوست سفر کے دوران تمام راستہ درود شریف اور استغفار کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے رہیں اور یہ بھی دعا کرتے آئیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جلسہ کو ہر طرح خیر و خوبی سے گزارے اور ہمیں اس جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور جس مقصد کے لئے ہم سب یہاں اکٹھے ہوتے ہیں اس مقصد میں برکت عطا فرمائے اور اسلام کو جلد سے جلد ترقی دے اور تمام دنیا کو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اکٹھا کر دے - آمین

خاکسار مرزا منصور احمد
(ناظر امور عامہ ربوہ)

نہیں اسلام کو کچھ خوف محمودؔ!
کہ اس گلشن کا احمد باغباں ہے
(کلام محمود)

جھنگ اور راولپنڈی کی سپیشل ٹرینوں کے متعلق اطلاع

مورخہ ۲۵ر دسمبر ۶۲ء کو جھنگ سٹی سے صبح دس بجے سپیشل ٹرین روانہ ہوگی۔ اور پونے تین بجے ربوہ پہنچے گی۔ اسی طرح سے راولپنڈی سے ۲۴ر دسمبر ۶۲ء کو بعد از نماز مغرب سپیشل ٹرین روانہ ہوگی اور ۲۵ر دسمبر ۶۲ء کو صبح ربوہ پہنچے گی۔ احباب کرام کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ان سپیشل ٹرینوں پر ہی سفر کریں۔

جھنگ شہر سے روانہ ہونے والی سپیشل ٹرین کے اوقات

۲۵ر دسمبر جھنگ شہر ۱۰ بجے

ٹھٹھہ	۱۰ — ۲۲
دلیٹہ	۱۰ — ۳۷
چند	۱۰ — ۵۰
شاہ جیونہ	۱۱ — ۱۵
شاہ نکڑ	۱۱ — ۵۰
سمبھاگہ	۱۲ — ۷
بریانوالہ	۱۲ — ۲۷
سلانوالی	۱۲ — ۴۵
ہنڈے والی	۲ — ۱۶
ربوہ	۲ — ۴۵

واپسی

۲۹ دسمبر ربوہ ۱۰ بجے صبح
جھنگ ۲ "

نوٹ: جھنگ سے سپیشل ٹرین ہر سٹیشن پر ٹھہرے گی اس لئے احباب کو اپنی اپنی جگہوں سے سوار ہونا چاہیئے۔

ناظم استقبال جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر خواتین کی قیام گاہیں

جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قریب آ رہا ہے مہمان خواتین کے قیام کے لئے مندرجہ ذیل تین قیام گاہیں ہوں گی۔ ہر سہ قیام گاہ میں مندرجہ ذیل طریق پر مہمان ٹھہرائی جائیں گی :-

قیام گاہ جامعہ نصرت :- اس قیام گاہ میں مندرجہ ذیل اضلاع کی مہمان ٹھہریں گی
اضلاع راولپنڈی۔ پشاور۔ مردان کیمل پور۔ کراچی۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ قصور

قیام گاہ نصرت گرلز ہائی سکول :-
اضلاع شیخوپورہ۔ لائل پور۔ جھنگ گجرات۔ منٹگمری۔ اوکاڑہ۔ جہلم۔

قیام گاہ دفتر لجنہ اماء اللہ :-
اضلاع سرگودہا۔ ملتان۔ بہاول پور ڈیرہ غازی خان سندھ۔ میانوالی۔ خوشاب۔ سیالکوٹ۔

تمام آنے والی مہمان براہ مہربانی اپنی مقرر کردہ قیام گاہ میں قیام کرنے کے لئے مقررہ گیٹ سے تشریف لائیں۔ اس طرح آنے والوں کو بھی سہولت رہے گی۔ اور ہمارے انتظام میں بھی کوئی گڑبڑ نہیں ہوگی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ٹکٹ سیسج بر موقعہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر جو دوست سیسج کا ٹکٹ حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست معہ جلسہ کوائف و وجہ استحقاق اور تصدیق و سفارش امیر یا پریذیڈنٹ (جو بھی متعلقہ ہو) ۱۵ر دسمبر تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں بعد میں آنیوالی درخواستوں پر غور نہ ہوگا اس سلسلہ میں کوئی خط و کتابت نہیں ہوتی اور نہ ہی درخواست بھجوانے والوں کو کوئی اطلاع دی جاتی ہے جلسہ کے موقع پر آکر دوست دفتر سے پتہ کر سکتے ہیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

احباب سے ضروری گذارش

الفضل کے بعض ایجنٹ حضرات یہ شکایت کرتے ہیں کہ احباب ان سے اخبار لے کر اپنے بل وقت پر ادا نہیں کرتے جس کی وجہ سے انھیں اپنے بلوں کی رقم بروقت مرکز میں بھجوانے میں بہت دقت پیش آتی ہے ایسے جملہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بل ہر ماہ کے شروع میں ضرور اپنے ایجنٹ کو ادا کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴